1946-شرعی مسائل میں شرط لگانے کا حکم

سوال

شرعی علم کا مذاکرہ اور مطالعہ کرتے وقت بعض طلباء شرط رکھتے ہیں کہ جو بھی کسی مسئلہ میں غلطی کریگا وہ غلطی کی تصحیح کرنے والے کو ایک کتاب خرید کر دیگا، تو کیا یہ حلال ہے ؟

پسندیدہ جواب

یہ مقابلہ ہے، اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ شرعی مقابلہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، انہوں نے اس کی علت بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ: جھادیا تو علم کے ساتھ ہوتا ہے، یا پھر اسلحہ کے ساتھ، اسی طرح انہوں نے اس کا استدلال درج ذیل آیت سے بھی استدلال کیا ہے :

ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ فرمان باری تعالی نازل ہوا :

.{الم رومی مغلوب ہو گئے، نزدیک کی زمین پر اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب چند سالوں میں غالب آجائینگے}.الروم (1-4).

رومیوں پر فارسی غالب آ گئے تھے، اور رومی اہل کتاب میں سے عیسائی ہیں، اور فارسی مجوسی تھے جن کی کوئی کتاب نہیں اللہ تعالی نے فرمایا :

.{اور اس دن مسلمان خوش ہونگے، اللہ کی مدد سے}.الروم (4-5).

کیونکہ مومن فارسیوں پر عیسائیوں کے غالب آنے کو پسند کرتے تھے، اس لیے کہ فارسیوں کے مقابلے میں عیسائی اہل کتاب ہیں اور اسلام کے زیادہ قریب تھے، اور قریش یہ پسند کرتے تھے کہ فارسی عیسائیوں پر غلبہ حاصل کریں، اس لیے قریش کہنے لگے : رومیوں کے لیے فارسیوں پر غالب آنا ممکن نہیں، کیونکہ فارسی ان سے زیادہ طاقتور ہیں، اور وہ قرآن مجید پر ایمان نہ رکھتے تھے، تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے سات برس تک کے لیے ان کے ساتھ کچھ اونٹوں کی شرط رکھ لی، اور یہ سات برس گزر گئے، اور کوئی واقعہ پیش نہ آیا، چنانچہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مدت میں دو برس کا اور اضافہ کردو، اور شرط میں بھی اضافہ کردو"

اسے ابن جریر نے تفسیر ابن جریر (10/165-166) نمبر (27876) میں نقل کیا ہے.

اس لیے کہ بضع سنین کا معنی کچھ برس ہے، اور یہ تین سے نو تک کے لیے استعمال ہوتا ہے، اس لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احتیاط کا حکم دیتے ہوئے عوض اور مدت میں اضافہ کا حکم دیا، تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایسا ہی کیا، اور ابھی دو برس گزرے نہ تھے کہ قافلے رومیوں کی فارسیوں پر غالب ہونے کی خبر لے آئے، تو اس مسئلہ سے شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے شرعی علم کے مسائل میں شرط رکھنے کے جواز پر استدلال کیا ہے.